رمضان اور اللہ کے سامنے توبہ کرنا

رمضان اور اللہ کے سامنے توبہ کرنا

اس ذات کی تعریف اور تحمید بیان کرتا ہوں جوگناہ بخشنے اور توبہ قبول کرنے والا اور سخت سزا دینے والا اور انعام وقدرت ہے. جس کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں اسی کی جانب واپس لوٹنا ہے.

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالی کے علاوہ کوئی الہ برحق نہیں وہی توبہ قبول کرنے والا اور بہت زیادہ رحم کرنے والا ہے ، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی کے بندے اور رسول ہیں جو مومنوں کے ساتھ نرم دل کی صفت سے موصوف ہیں.

اما بعد :

اللہ جل جلالہ کا فرمان ہے :

{اے مومنو سب کے سب اللہ تعالی کے سامنے توبہ کرلو تاکہ تم کامیابی اور فلاح حاصل کرسکو} النور (31)

اور ایک مقام پر اس طرح فرمایا :

{اے مومنو اللہ تعالی کی جناب میں سچی اور پکی توبہ کرو} التحریم (8)

لھذا توبہ گنہگاروں اور معصیت کرنے والوں کے ساتھ خاص نہیں بلکہ یہ ان سب مومنوں اور مسلمانوں کے حق میں عام ہے جو دنیا وآخرت میں کامیابی وفلاح حاصل کرنا چاہتے ہیں.

کیونکہ اللہ تعالی کی اپنے بندوں پر سب سے عظیم نعمت یہ ہے کہ اس نے توبہ کرنے والوں کے لیے توبہ کا دروازہ کھلا رکھا ہے ، اور اسے ایسا کھلا اور صاف راہ بنایا ہے کہ اس راہ پر منکسر دل اور آنسوؤں کی بارش ، اور عاجزي اور انکساري والی پیشانی اور جھکی ہوئی گردن کے ساتھ چل کر اللہ جل جلالہ کی جانب واپس پلٹنے کا سفر شروع ہوتا ہے.

ابوموسی اشعري رضي اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(بلاشبہ اللہ تعالی رات کو اپنے ہاتھ پھیلاتا ہے کہ دن کا بھولا ہوا توبہ کرلے اور دن کو ہاتھ پھیلاتا ہے کہ رات کا بھولا ہوا توبہ کرلے حتی کہ مغرب کی جانب سے سورج طلوع ہو) صحیح مسلم حدیث نمبر (2759) (2113/4).

ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جس نے بھی مغرب کی جانب سے سورج طلوع ہونے سے قبل توبہ کرلی اللہ تعالی اس کی توبہ قبول کرتا ہے) صحیح مسلم (2703) (2076/4).

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(اللہ تعالی بندے کی توبہ اس وقت تک قبول کرتا ہے جب تک اس کا غرغرہ شروع نہیں ہوتا) (یعنی موت نرخرہ تک نہیں پہنچتی) مسند احمد (2/1532، 132) جامع ترمذي (3537) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الترغیب (3/218) حدیث نمبر (3143) اور مشکاۃ (2449، 2343) میں اسے حسن کہا ہے.

میرے عزیز بھائی :

آپ کو علم ہونا چاہیے کہ اللہ تعالی کی طرف رجوع اور توبہ آپ کے خالق ومالک کے ساتھ تجدید عہد کے لیے ماہ رمضان ایک عظیم فرصت ہے، آپ کو اس سے ڈرنا چاہیے کہ کہیں آپ بھی کم سمجھ لوگوں میں شامل ہوجائیں وہ اس طرح کہ رمضان المبارک کا مہینہ گزرجائے اور آپ اپنے آپ کو بخشا نہ سکیں، اللہ تعالی اس سے بچا کر رکھے.

جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(میرے پاس جبریل امین علیہ السلام آئے اور کہا : اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جس نے رمضان المبارک کو پایا اور اسے موت اس حالت میں آئی کہ اس کے گناہ نہ بخشے گئے اور اسے آگ میں داخل کردیا گیا اور اللہ تعالی نے اسے دور کردے کہو آمین، تو میں نے آمین کہا) اسے ابن حبان نے اپنی صحیح ابن حبان میں اور طبرانی نے طبرانی الکبیر میں روایت کیا ہے. دیکھیں صحیح الجامع (75).

اور ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(اس شخص کا ناک خاک آلودہ ہو (یعنی اسے ذلت ملے) جس پر رمضان المبارک کا مہینہ آیا اور اس کے بخشے جانے سے قبل ہی مہینہ ختم ہوگیا...) جامع ترمذي حدیث نمبر (3545) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے ارواء الغلیل (1/36) (6) اور مشکاۃ (9، 7) میں اسے صحیح کہا ہے.

یہ ماہ رمضان خیروبرکت کا مہینہ ہے، اللہ تعالی نے اسے بہت سے فضائل اور بہترین خصلتوں سے نوازا ہے، یہ ماہ قرآن اور احسان نیکی کا مہینہ ہے، اسے توبہ اور گناہوں، غلطیوں کے کفارہ کا مہینہ ہونے کا شرف حاصل ہے، اس میں رحمتوں کا نزول ہوتا اور درجات بلند ہوتے ہیں، یہی مہینہ ہے جس میں جنتوں کے دروازے کھل جاتے اور جہنم کے دروازے مقفل کردیے جاتے ہیں اور سرکش شیطانوں کو پابند سلاسل کردیا جاتا ہے.

ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جب رمضان آتا ہے توجنت کے دروازے کھول دیے جاتے اور آگ کے دروازے بند کردیے جاتے اور شیطانوں کو جکڑدیا جاتا ہے)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ :

رحمت کے دروازے کھول دیے جاتے اور جہنم کے دروازے بند کردیے جاتے اور شیطانوں کو پابند سلاسل کردیا جاتا ہے. صحیح بخاري حدیث نمبر (1898) صحیح مسلم حدیث نمبر (1079).

میرے پیارے بھائی :

توبہ میں سچائی اختیار کرو، اور اللہ کی جانب رجوع کرنے اور پلٹنے میں جلدي کرو اس لیے کہ بندے کے لیے راحت کی جگہ توصرف طوبی درخت کے نیچے ہی ہے اور کسی محب کے لیے یوم مزید کے علاوہ کوئی قرار کی جگہ نہیں، اس لیے توبہ کرنے میں جتنی جلدي کرسکتے ہو کرلو اور اللہ تعالی کی جانب جتنی جلدي بھاگ سکتے ہو بھاگ لو قبل اس کے کہ گناہ آپ پر قابو پا کر آپ کا خاتمہ

کردیں، اور معاصی اثم تلف کر کے رکھ دیں، لھذا آپ نیند سے بیدار ہوں اور غفلت سے ہوش میں آئیں اس لیے کہ ایام توبڑي تیزي سے گزر رہے ہیں، لھذا جنت سے بے رغبتی کر کے بے سمجھ لوگوں میں سے نہ ہوجائیں، لھذا جو کچھ ہوچکا اس پر ندامت اور توبہ میں جلدي کریں.

دیکھیں سیدالاولین والآخرین اور ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی نے جن کے اگلے پچھلے تمام گناہ بخش دیے لیکن پھر بھی وہ کبھی توبہ کرنے سے پیچھے نہیں ہٹے بلکہ ایک دن میں کئی بار توبہ واستغفار کرتے تھے.

ابوھریرہ رضي اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ سلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا :

(اللہ کی قسم میں ایک دن میں ستر بار سے زیادہ اللہ تعالی سے استغفار اور توبہ کرتا ہوں) صحیح بخاري حدیث نمبر (6307).

اوراغر بن یسار مزنی رضي اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(اے لوگو! اللہ تعالی سے توبہ واستغفار کیا کرو، بے شک میں بھی ایک دن میں سوبار توبہ کرتا ہوں) صحیح مسلم حدیث نمبر (2702).

لھذا آپ اپنے لیے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا اسوہ اور قدوہ اور آیڈیل بنائیں، لھذا آپ توبہ کو مؤخر نہ کریں اور توبہ کرنے میں یہ کہنا چھوڑ دیں کہ توبہ کرلوں گا بلکہ یہ کرلونگا جیسے الفاظ چھوڑ کر ابھی اور اسی وقت توبہ کریں.

جی ہاں فرمان باري تعالی ہے :

{اور دنیا کی زندگی توصرف دھوکے کی ہے} آل عمران (185)

اے اپنے ایام ضائع کرنے والے آپ نے اپنا کل بھی ضائع کیا اور اپنے آپ کو معاصی وگناہ سے ہلاک وبرباد کرلیا، اب تو اپنے آقا ومولا کی طرف پلٹ آؤ اور اللہ تعالی کے معاملہ میں جو کوتاہی کی ہے اس پر ندامت کرو، اور توبہ کرتے ہوئے آنسو بہاؤ اور اپنے رب جو تمہارا پروردگار ہے کے سامنے عاجزي وانکساري کا اظہار کرتے ہوئے اس سے معافی طلب کرو، اس سے آپ کو خوشی وفرحت محسوس ہوگی.

جی ہاں جب آپ اللہ تعالی کی طرف رجوع اور اس کے ہاں توبہ کریں گے تو اللہ تعالی کو اس سے بہت زیادہ خوشی ہوتی ہے اور یہ خوشی اس شخص سے بھی زیادہ خوشی ہے جس کی سواري گم ہوجانے اور واپس ملنے کی امید تک ختم ہونے کے بعد جب وہ سواري واپس آجائے تو اسے خوشی حاصل ہوتی ہے کیا آپ کو علم ہے کہ اس شخص کا واقعہ کیا ہے :

انس رضي اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

اللہ کی قسم اللہ تعالی اپنے بندے کی توبہ سے بہت زیادہ خوش ہوتا ہے جب تم میں کوئی توبہ کرتا ہے، ایک شخص اپنی سواري پر بے آب وگیاہ جنگل میں تھا کہ اس کی سواري بھاگ گئی اس پر اس کا کھانا پینا بھی تھا اور وہ اس کے ملنے سے ناامید ہوکر ایک درخت کے سائے تلے آکر لیٹ گیا اور وہ اپنی سواري کے ملنے سے ناامید ہوچکا تھا، وہ اسی حالت میں تھا کہ اچانک وہ سواري اس کے پاس کھڑي تھی تو اس نے اس کی لگام تھام لی اور خوشی کی شدت میں آکر کہنے لگا : اے اللہ تو میرا بندہ اور میں تیرا رب ہوں، خوشی اور فرحت کی شدت سے غلطی کر بیٹھا. صحیح بخاري (6309) صحیح مسلم (2747) یہ الفاظ مسلم کے ہیں.

اے اللہ کے بندے کیا آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالی آپ کی توبہ سے کتنا خوش ہوا جب آپ نے اس کی طرف رجوع کیا تو اللہ تعالی کو بہت خوشی ہوئی، اور تو ہے کون ؟ ایک ذلیل اور حقیر وکمزور سا بندہ جس کے پاس نہ تو قوت ہے اور نہ ہی طاقت، اور اللہ تعالی کون ہے ؟ وہ بادشاہوں کا بادشاہ اور شہنشاہ اور آسمان وزمین کا زبردست قوت جبروت کا مالک اسی سبحانہ وتعالی کے ہاتھ میں ہر چیز ہے.

میرے بھائی اللہ تعالی کی رحمت سے ناامید نہ ہو، اور یہ علم میں رکھیں کہ اللہ جل جلالہ کو کوئی گناہ اس طرح بڑا نہیں کہ وہ اسے بخش نہ سکے، اور کوئی ایسا بندہ جو اس کی جانب رجوع کرتا ہوا توبہ کرے تو وہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے اس لیے کہ اللہ تعالی وسیع مغفرت والا اور بہت زیادہ بخشنے والا وہی گناہوں معاف کرنے والا اور توبہ قبول کرنے والا ہے اس کی رحمت ہر چیز پر وسیع ہے.

انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا :

(اللہ عزوجل نے فرمایا : اے ابن آدم یقینا تو نے مجھے پکارا اور مجھ سے دعا کی اور مجھ سے امید رکھی جو کچھ تجھ سے سرزد ہوا میں نے معاف کردیا اور مجھے کوئی پرواہ نہیں، اے ابن آدم اگر گناہ آسمان کی بلندیوں تک پہنچ جائیں پھر تو مجھ سے معافی مانگے اور استغفار کرے تو میں تجھے بخش دونگا اور مجھے کوئی پرواہ نہیں، اے ابن آدم اگر تو میرے پاس زمین بھر کر خطائیں لے آئے پھر مجھے اس حالت میں ملے کہ تو نے میرے ساتھ شرک نہ کیا ہو تو میں تیرے پاس زمین بھر کر بخشش لے آونگا) جامع ترمذي علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے الصحیحۃ (1/249-250)(127) اور مشکاۃ (4336) میں حسن قرار دیا ہے.

میرے بھائی :

اللہ تعالی ترک نماز سے آپ کی توبہ قبول کرے، آئندہ آپ نماز کی ادائیگی میں کوتاہی اور سستی نہ کریں.

اے وہ شخص جسے اللہ تعالی نے شہوت انگیز گانے سننے اور گندي فلموں اور غیر اخلاقی ڈراموں کا مشاہدہ کرنے سے بچالیا، اب اس جانب منہ کرنے اور دوبارہ اس طرح کے گناہوں اور خطرناک بیماریوں میں پڑنے سے اجتناب کریں.

اور اے وہ شخص جس پر اللہ تعالی نے سگرٹ نوشی ترک کرنے اور خبائث سے اجتناب کرنے کا انعام کیا، اب دوبارہ اس طرف منہ کرنے سے باز رہیں کیونکہ اللہ تعالی نے آپ کو اس کے شر اور اس کے خطرناک انجام سے بچالیا.

اور اے اللہ تعالی کی حلال کردہ اشیاء سے روزہ رکھنے والے لیکن اللہ تعالی کے حرام کردہ سود خوري اور لوگوں کا ناحق مال کھانے سے روزہ نہ رکھنے والے توبہ کرنے میں جلدي کرو قبل اس کے کہ یہ فرصت بھی جاتی رہے.

اور مختصر اور اجمالا آپ سے یہ کہتا ہوں :

اللہ تعالی کی تعریف اور شکر کرو کہ اس نے آپ کو ماہ رمضان تک پہنچایا، اور اس ماہ مبارک میں توبہ اور بخشش جیسی نعمت کا احسان کیا، اور اس کے ساتھ ساتھ اللہ سبحانہ وتعالی سے موت تک حق پر ثابت قدمی طلب کرتے رہو.

اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتوں کا نزول اور ان پر سلامتی نازل کرے.